اسلام میں
جرائم کی سزائیں
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل، بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۱

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں و کشمیر

جمعیۃ منزل بربرشاہ، سری نگر۔ ۱۹۰۰۱ (کشمیر)

مفت برائے تقسیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایک دردمندانہ گزارش

آج الحاد اور خدا فراموشی کا ایک پر فتن دور ہے روحانی اور اخلاقی قدروں کو پامال کیا جا رہا ہے۔ انسان جو اشرف المخلوق تھا ارذل المخلوق بنا ہے۔ زن، زر اور زمین کے لالچ نے انسان کو انسان کا شکاری بنا دیا ہے۔ ایٹم بموں میزائلوں اور کیمیاوی ہتھیاروں کے موجدوں نے خون انسانی کو ارزاں کر دیا ہے۔ اس پر تعجب کی بات یہ کہ یہی الحاد پسند اور سفاک دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ کہتے پھرتے ہیں کہ دنیا میں کوئی جھگڑا، نزاع اور اختلاف ہے تو وہ صرف مذہب کی وجہ سے ہے اس لئے مذہب کو دنیا سے ختم کیا جانا ضروری ہے اس مکروہ پروپیگنڈے کا سب سے بڑا ہدف ونشانہ اسلام کو بنایا جا رہا ہے اس اسلام کو جو پوری انسانیت کے لئے امن وسلامتی کا پیغامبر ہے جس اسلام کا پیغمبر رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جس نے اس ٹریجڈی کے علاوہ دوسری الم انگیز بات یہ ہے کہ مسلمان اپنے دین ومذہب سے بے اعتنائی برت رہا ہے۔ سنت رسول اللہؐ جس پر اسلام کی پوری عمارت کھڑی ہے، سے انحراف کر رہا ہے۔ خصوصاً ہماری نئی نسل جو جدید تعلیم سے آراستہ ہو رہی ہے لادینی افکار ونظریات سے متاثر ہو کر ننگ اسلام بن رہی ہے۔ ایسے حالات میں قرآن وسنت کی تعلیمات کو عام کرنے کی کس درجہ ضرورت ہے محتاج بیان نہیں۔ سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ کا قیام اسی لئے عمل میں لایا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ایسا لٹریچر فراہم کیا جائے جو نہ صرف مسلمانوں کے لئے بلکہ پوری انسانیت کیلئے باعثِ ہدایت ورحمت ہو۔ خالق ومخلوق کے تعلقات کو استوار کر کے الحاد وزندقہ شرکیات وبدعات، ظلم وناانصافی، فحاشی وعریانی اور دوسری برائیوں کے زہر کو زائل کرنے میں مؤثر ثابت ہو۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہمیں اس نیک مقصد میں کامیابی عطا فرمائے۔

سکریٹری
سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر
جمعیۃ منزل، بربرشاہ
سری نگر ۱۹۰۰۰۱ کشمیر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انھیں مختلف طبائع اور جدا جدا مزاج بخشے ہیں۔ اس کے کُن فَیَکُون ارادے سے متضاد عناصر کی ترکیب ــ زندگی کے نام سے جہانِ کون و فساد میں کارفرما ہے۔ اشرف الخلائق انسان جہاں عدل وانصاف، خیر و بہبود اور امن و سکون کا پیکر ہے۔ وہاں ظلم و ستم، شر و طغیان اور فتنہ و فساد کی قیامت خیزیوں میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ پھر اس کا پیدا کرنے والا ہی اس کی رگ رگ سے کَمَا یَنْبَغِی واقف ہے اور وہی خوب جانتا ہے کہ کیسے تعزیری ضابطوں کی زنجیریں اس کی بغاوت و سرکشی کے دیوؤں کو قابو میں رکھ سکتی ہیں ــــ دنیا میں مجرموں اور شریروں کے جرائم کی روک تھام کے لیے انسانی دماغوں نے قابلِ ستائش دستور العمل بنائے جو بڑی حد تک مفید، کامیاب اور وجہ امن ثابت ہوئے ہیں لیکن خلّاقِ لازوال کے تعزیری ضابطے کی افادیت کو دنیا کا کوئی ضابطہ نہیں پہنچ سکا اور نہ ہی پہنچے گا۔ پہنچے بھی کیسے ــــ؟ چہ نسبت خاک را با خالقِ پاک ــــ آج ہم

تمام ہندوستانی بھائیوں کو اسلامی تعزیری ضابطے سے روشناس کراتے ہیں
تاکہ آپ اس کی ہمہ گیر افادیت کا اندازہ لگا سکیں۔ طوالت کے خوف سے
احادیث کا متن حذف کرتے ہوئے ہم ذمہ دارانہ ترجمے پر اکتفا کرتے ہیں۔ واضح
رہے کہ شرعی سزاؤں اور حدود کو جاری کرنا حکومت کا فرض ہے۔

مسلمانوں کے خون کا حکم

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا:
جو مسلمان اللہ کے ایک معبود ہونے اور میرے رسولؐ اللہ ہونے کی گواہی
دے اس کا خون بہانا جائز نہیں ہے۔ سوائے تین صورتوں کے۔
اوّل: شادی شدہ مسلمان زنا کرے۔ تو (حکومت کے ہاتھوں) سنگسار
کیا جائے۔
دوم: جان کے بدلے جان ہے۔ یعنی اگر کوئی کسی کو قتل کر دے تو اس
کے قصاص میں قاتل مارا جائے۔
سوم: مرتد کو، جب اس پر اسلام پیش کیا جائے اور وہ انکار کرے۔
تو اس کو قتل کر دینا چاہیے۔

مُرتد کے حکم کی تصریح

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ فرماتے ہیں کہ حضرت معاذؓ میرے پاس

تشریف لائے۔ اس وقت میں یمن میں (عامل) تھا۔ ایک یہودی اسلام قبول کرنے کے بعد مرتد ہو گیا تھا حضرت معاذؓ نے تشریف لاتے ہی داس کا حال پوچھا۔ آپ کو بتایا گیا کہ یہودی مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا ہے اس پر، فرمایا میں اپنی سواری سے نہیں اتروں گا جب تک اس کو قتل نہ کیا جائے۔ پھر اس کو توبہ کے لیے کہا گیا اور وہ نہ مانا تو قتل کر دیا گیا۔ (ابو داؤد)

ملاحظہ ہو: جو مسلمان مرتد ہو جائے اس کو پھر اسلام کی دعوت دینا ضروری ہے۔ توبہ کے لیے رغبت دلانی لابدی ہے۔

اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کو قتل کر دینا لازمی ہے لیکن اگر وہ اسلام کو پھر قبول کرلے تو اسلامی برادری کا رکن بن جائے گا۔ پھر اس کو کسی قسم کی ایذا نہیں دینی چاہیے۔

الحاصل: قتل سے پہلے مرتد پر اسلام پیش کرنا ضروری ہے چنانچہ مذکور الصدر واقعہ کے متعلق حضرت ابو ہریرہؓ کا بیان ابو داؤد میں موجود ہے۔

حضرت ابو موسیٰؓ کے پاس ایک مرتد شخص لایا گیا جس کو انھوں نے بیس روز تک یا اس کے قریب قریب اسلام کی دعوت دی۔

پھر حضرت معاذؓ نے بھی آکر اسے اسلام کی دعوت دی مگر اس نے نہ مانا پھر اس کو قتل کر دیا گیا۔

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنے دین سے پھر جائے یعنی مرتد ہو جائے تو اس کو (اگر توبہ نہ کرے۔ تو) قتل کر دو۔ (ابن ماجہ)

شاتمِ رسولؐ کی سزا

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی کی ایک امّ ولد تھی اور وہ رسول اللہؐ کی ہجو بیان کرتی تھی۔ وہ نابینا شخص اس کو منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی۔ ایک رات جو اس نے حضورؐ کی ہجو شروع کی اور آپؐ کو برا کہا تو اس نابینا نے ایک چھرا اس کے پیٹ میں بھونک کر اس کا کام تمام کر دیا۔

صبح کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو (اس قتل کا) پتہ چلا تو آپؐ نے سب لوگوں کو اکٹھا کر کے فرمایا میں اس شخص کو خدا کی قسم دے کر اس کے حق کے بدلے دریافت کرتا ہوں جو اس پر میرا حق (رسول اللہؐ ہونے کی حیثیت سے) ہے کہ جس نے یہ قتل کیا ہے وہ کھڑا ہو جائے اور بیان کر دے ـــ یہ سن کر وہ نابینا کھڑا ہو گیا اور لوگوں کو پھاندتا اور کانپتا ہوا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو آبیٹھا ـــ پھر عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ! میں ہوں اس کا قاتل۔ آپؐ کی ہجو بیان کرتی اور برا کہتی تھی۔ میں اس کو جھڑکتا، روکتا اور منع کرتا تھا لیکن وہ باز نہ آتی تھی۔ اس سے میرے دو بیٹے دو موتیوں کے مثل (خوبصورت) ہیں اور وہ عورت خود میری بڑی پیاری تھی۔ کل رات جو اس نے آپؐ کی (حسب سابق) ہجو شروع کی تو مجھ سے برداشت نہ ہو سکا اور میں نے چھرے سے اس کا پیٹ چاک کر دیا۔ حتیٰ کہ وہ انتقال کر گئی۔

یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا (بطور مسئلہ اور ضابطہ تعزیر کے فرمایا) سنو! تم لوگ گواہ رہنا اس کا خون ہدر یعنی معاف ہے۔ (ابوداؤد)

مُلاحظہ ہو: اس سے پتہ چلا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاتم اور آپؐ کو برا کہنے والے کی سزا اسلامی تعزیرات میں قتل ہے۔ یہ بھی واضح رہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے شاتم کی سزا ہی گردن مارنا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اُمت میں سے کسی کو گالی دینا قتل کا موجب نہیں ہے۔

ابو داؤد میں بھی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ ایک شخص پر کسی معاملہ میں بے حد برہم اور ناراض ہوئے اس پر حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا۔ اے خلیفۂ رسول! اگر آپ اجازت دیں تو میں اسے قتل کر دوں۔ یہ سن کر آپ کا غصہ فرو ہو گیا اور اٹھ کر اپنے گھر چلے گئے۔ وہاں جاکر آپ نے حضرت ابو ہریرہؓ کو طلب کیا۔ جب یہ حاضر ہوئے تو آپ نے اُن سے فرمایا اچھا بتاؤ اگر تمہیں اجازت دے دیتا تو کیا تم اسے قتل کر دیتے؟ جس پر میں خفا ہو رہا تھا۔ ابو ہریرہؓ نے کہا ہاں میں اس کو ضرور قتل کر دیتا۔

یہ سن کر حضرت صدیق اکبرؓ نے ارشاد فرمایا اللہ کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شخص کو یہ درجہ حاصل نہیں کہ اس کے برا کہنے والے کو قتل کیا جائے۔

ڈاکوؤں اور رہزنوں کی سزا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے جنھیں مدینہ منورہ کی آب و ہوا راس نہ آئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں چند اونٹنیاں دیں۔ جن کو وہ لے کر مدینہ منورہ سے دور جنگل میں چلے گئے۔ دوسرے ہی دن انھوں نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو قتل کر دیا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے۔ صبح کے وقت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اطلاع ملی تو آپؐ نے ان کے تعاقب میں لوگوں کو دوڑایا۔ کچھ دن چڑھے وہ راہزن آپؐ کے سامنے حاضر کر دیئے گئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انھیں یہ سزا دی کہ ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے اور آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر کر دھوپ میں ڈلوا دیا وہ پیاس کے مارے پانی مانگتے رہے لیکن انھیں پانی نہیں دیا گیا اور مر گئے حضرت ابو قلابہؓ کہتے ہیں کہ یہ وہ لوگ تھے جنھوں نے چوری کی، (چرواہے کا) خون کیا۔ ایمان لانے کے بعد مرتد ہو گئے اور اللہ کا اور اس کے رسولؐ کا (راہزنی اور ڈکیتی کی صورت میں) مقابلہ کیا تھا (ابو داؤد)

ابو داؤد میں حضرت زنادؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونٹ چرانے والے (راہزن) لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹے اور آنکھیں آگ کی (گرم سلائیوں) سے پھوڑیں تو یہ آیت نازل ہوئی۔

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ ۔ الخ۔ س مائدہ پ

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے نزول کے بعد مُثلہ کی ممانعت کر دی یعنی آنکھوں میں گرم سلائیاں نہ پھیریں۔ تو راہزنوں کی سزا کی یہ صورت ہوئی کہ اگر وہ ڈرا دھمکا کر لوگوں سے مال لوٹ لیں اور قتل نہ کریں تو ان کے ہاتھ اور پاؤں برعکس کاٹ دیئے جائیں جیسا اوپر اونٹ چرانے والوں کے قصہ میں مذکور ہے۔ راہزن قتل بھی کریں تو پھر انھیں سولی دینی چاہیے اور اگر انھوں نے مال چھیننے کی غرض سے ڈرایا دھمکایا ہے لیکن مال چھیننے یا قتل کرنے کی نوبت نہیں آئی

تو ان کو جلا وطن کرنا چاہیے۔ حبس دوام بعبور دریائے شور۔

چور کی سزا

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک مخزومی عورت کے چوری کرنے کے واقعہ سے قریش بہت غمگین ہوئے اور کہنے لگے کہ اس بارے میں کون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کرے (کہ کسی طرح اس عورت کو معافی مل جائے)، چنانچہ یہ طے ہوا کہ اسامہ بن زیدؓ ہی یہ جرأت کرسکیں گے کہ ان کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو محبت ہے۔

پھر لوگوں کے کہنے پر حضرت اسامہؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے اسامہؓ! کیا تم اللہ کی مقرر کردہ حدوں کے خلاف سفارش کرنا چاہتے ہو؟ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر خطبہ دیا۔ جس میں ارشاد فرمایا کہ تم سے پہلے لوگ بھی اسی لیے ہلاک ہوئے تھے کہ جب کوئی شریف (اونچی ذات کا رئیس، سردار) آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے تھے اور اگر کوئی معمولی آدمی چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے قسم ہے خدا کی۔ اگر فاطمہ بنت محمدﷺ بھی چوری کرے تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ (ابوداؤد)

ملاحظہ ہو: اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

اس عورت کا ہاتھ کٹوادیا۔

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کی مقرر کردہ حدوں میں کوئی سفارش اور رعایت جائز نہیں ہے اور یہ کہ چوری کی سزا قطع ید ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے تین درہم کی ایک قیمتی ڈھال عورتوں کی صف سے چرائی تھی۔ (ابو داؤد)

ملاحظہ ہو: تین درہم چوتھائی دینار تھی۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی چوری کرنے پر ہاتھ کاٹنے کا حکم دیتے تھے۔ (ابو داؤد)

زنا کی سزا

حضرت ابوہریرہ۔ زید بن خالد اور شبل بیان کرتے ہیں کہ ہم ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارا فیصلہ فرمادیجئے پاس ہی ایک اور آدمی تھا وہ بولا ہاں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کتاب اللہ کے موافق ہی فیصلہ فرمادیجئے اور مجھے اجازت دیجئے کہ (حالات) بیان کروں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت دی کہ ہاں بیان کرو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس آدمی کے پاس نوکر تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے اس کا فدیہ سو بکریاں اور ایک غلام

دے دیا۔ پھر علماء سے مسئلہ دریافت کیا تو انھوں نے میرے لڑکے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کا حکم سنایا ہے اور اس کی عورت کے لیے سنگ ساری کا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
قسم ہے مجھ کو اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے، میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا۔ سنو! تم اپنی بکریاں اور غلام واپس لے لو تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔

اے انسؓ (جو پاس ہی بیٹھے تھے) صبح تم اس عورت کے پاس جاؤ اور پوچھو —— اگر وہ (زنا کا) اقرار کرے تو اس کو سنگ سار کر دو۔ حضرت انسؓ صبح عورت کے پاس گئے۔ اس سے پوچھا۔ اس نے زنا کا اقبال کر لیا پھر حضرت انسؓ نے اس کو سنگسار کر دیا۔ (ابن ماجہ)

ملاحظہ ہو: چونکہ لڑکا شادی شدہ نہ تھا۔ اس لئے اس کو کوڑے لگائے گئے اور وہ عورت شادی شدہ تھی۔ اس لیے سنگسار کی گئی اگر لڑکا بھی شادی شدہ ہوتا تو وہ بھی سنگسار کر دیا جاتا۔

حدیث کی تقریباً تمام کتابوں میں ماعز سلمیؓ کا مشہور واقعہ مندرج ہے کہ اس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بار بار زنا کا اقرار کیا اور حد قائم کروانے کی درخواست کی۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس کو سنگسار کرا دیا۔ ابن ماجہ میں ہے کہ رجم کے بعد اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی۔

لواطت کی سزا

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم کسی کو حضرت لوط کی امت کا فعل کرتے ہوئے دیکھو تو (اسلامی نظام کے ماتحت) دونوں کو قتل کر دو (ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لواطت کرے تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کر دو (ابن ماجہ)

چوپائے سے وطی کرنے کی سزا

حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چوپائے سے جماع کرے تو اس کو قتل کر دو اور اس چوپایہ کو بھی ختم کر دو۔ (ابن ماجہ)

قذف کی سزا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب مجھ پر (تہمت) کی برأت کی آیتیں اتریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر وہ آیتیں تلاوت کیں۔ اس کے بعد تہمت میں حصہ لینے والے دو مردوں اور ایک عورت پر اسّی اسّی

کوڑے حد جاری کرنے کا حکم دیا آپؐ کے حکم پر ان پر حد جاری کر دی گئی۔ (ابن ماجہ)

ملاحظہ ہو: قذف، زنا کی تہمت کو کہتے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں نے تہمت لگائی تھی۔ اللہ تعالےٰ نے اس الزام سے پاکدامنی پر سورہ نور میں دس آیتیں نازل فرمائیں۔

شراب نوشی کی سزا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب پینے والوں کو جوتوں اور درختوں کی ڈالیوں سے حد مارتے۔

ابن عروبہ نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شرابی کو کھجور کی شاخوں اور جوتوں سے چالیس بار ماریں لگائیں۔

شعبہ نے قتادہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شرابی کو کھجور کی دو لکڑیوں سے چالیس بار مارا جائے۔ (ابو داؤد)

حضرت حصین ابن منذر کہتے ہیں کہ جب ولید بن عتبہ کو شراب پینے کے جرم میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کیا گیا تو انھوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اپنے چچیرے بھائی پر حد جاری کیجیے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کو چالیس کوڑے مار کر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی چالیس کوڑے مارے تھے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی چالیس ہی۔ لیکن حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسّی کوڑے مارے تھے۔ جو بھی ہو سنّت ہے۔ (ابن ماجہ)

اس سے معلوم ہوا کہ شرابی کی سزا چالیس کوڑوں سے اسی کوڑوں تک حالات کے مطابق دی جا سکتی ہے۔

خائن کی سزا

حدود اللہ کے بارے میں اسلام نے جو سزائیں تجویز کی ہیں ان کے علاوہ جرائم کے لیے تعزیر رکھی ہے وہ دس کوڑے ہیں۔ ارشاد نبوی ہے:

لَا یُجْلَدُ عَشْرَ جَلْدَاتٍ اِلَّا حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ (مشکوٰۃ ج۔ ۲ ص ۳۱۶)

حدود اللہ کے علاوہ کسی جرم پر دس سے زیادہ کوڑے نہ مارے جائیں۔

اس ارشاد نبوی کی رو سے خیانت کی سزا دس کوڑے ہیں۔ مثلاً کم تولنا، ناپنا۔ ملاوٹ کرنا وغیرہ وغیرہ لیکن اگر خیانت مال غنیمت میں کی جائے تو اس کی سزا یہ ہے کہ اس کا سامان جلا دیا جائے اور اسے زدوکوب کیا جائے چنانچہ ارشاد نبوی ہے:

اذا وجدتم الرجل قد غل فی سبیل اللہ فاحرقوا متاعہ واضربوہ (مشکوٰۃ۔ ج۔ ۲ ص ۳۱۷)

جب کسی شخص کو دیکھو اس نے اللہ کے مال میں خیانت کی ہے تو اس کا سامان جلا دو اور اسے زدوکوب کرو۔

سلفیہ مسلم ایجوکیشنل اینڈ ریسرچ ٹرسٹ جموں وکشمیر

کی جانب سے شائع ہو کر مفت تقسیم ہونے والی کتابوں کی ایک جھلک

۱۔ کلمہ طیبہ
۲۔ اتباع رسولؐ
۳۔ ہندوستان میں اشاعتِ اسلام
۴۔ شیخ ابن باز کا پیغام مسلمانانِ عالم کے نام
۵۔ حقیقتِ شرک
۶۔ وجود باری تعالیٰ کا علمی ثبوت
۷۔ عقیدۂ توحید
۸۔ ائمہ سلف اور اتباعِ سنت
۹۔ اسلامی عقیدہ
۱۰۔ تبلیغی نصاب اور قرآنی تعلیمات
۱۱۔ تعویذ محمدی
۱۲۔ اصلی اہلِ سنت کون؟
۱۳۔ شرک کیا ہے؟
۱۴۔ وہ ایک سجدہ!
۱۵۔ قرآن اور جاہلیت
۱۶۔ توحید کیا ہے؟
۱۷۔ فضائلِ قرآن
۱۸۔ ہدایت وضلالت
۱۹۔ درجات الیقین
۲۰۔ عقیدۂ طحاویہ
۲۱۔ مروجہ بدعات ورسوم کی حقیقت
۲۲۔ اختلاف سنت کے اسباب اور ان کا صحیح حل
۲۳۔ اطاعتِ رسولؐ کی شرعی حیثیت
۲۴۔ محفلِ میلاد
۲۵۔ مسلمان اور قبر پرستی
۲۶۔ تصوف کے چہرے مختلف ادوار میں
۲۷۔ مساجد میں شور وغل
۲۸۔ شرعی طلاق
۲۹۔ استنجا اور وضو کے احکام ومسائل
۳۰۔ فوز المرام فی قراۃ فاتحہ خلف الامام
۳۱۔ فلسفۂ قربانی با اصولِ قرآنی
۳۲۔ میں اہلِ حدیث کیوں ہوا۔
۳۳۔ اللہ تعالیٰ کا وجود ذی جود
۳۴۔ خمینی اور تشیع
۳۵۔ احسن الجزا رفی تحقیق مسائل العزار
۳۶۔ حکم النبی بکفر من لایصلی المعروف بے نماز کا رسالہ
۳۷۔ وہم ورسم اور شریعت
۳۸۔ ازالۃ الاشتباہ عن انوار الانتباہ
۳۹۔ قرآن خوانی اور ایصالِ ثواب
۴۰۔ ماہ ربیع الاوّل اور حب رسولؐ کے مظاہرے
۴۱۔ اہل تصوف کی کارستانیاں
۴۲۔ ہمارا امام صرف ایک یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
۴۳۔ طوفانِ نوح
۴۴۔ اقوالِ زریں
۴۵۔ تحفۂ صفر
۴۶۔ اسلام میں جرائم کی سزائیں
۴۷۔ پنجسورہ شریف
۴۸۔ قرآنی آیات کا جواب
۴۹۔ مسائل ماہِ ربیع الاوّل
۵۰۔ زینت الصلوٰۃ
۵۱۔ تحقیقِ حرف ض (ضاد)
۵۲۔ بدعت اور سنت میں فرق

ملنے کا پتہ: مکتبہ مسلم بربرشاہ سری نگر ۱۹۰۰۰۱ (کشمیر)

آئینہ

جمعیۃ اہلِ حدیث جموں وکشمیر

جمعیۃ کی تاسیس	۱۹۲۴ء
جمعیۃ کا پہلا نام	انجمن اہلِ حدیث
جمعیۃ کا دوسرا نام	جمعیۃ اہلِ حدیث جموں وکشمیر

جمعیۃ کے مراکز

ضلع مراکز	۱۴
تحصیل مراکز	۴۹
اکائیاں	۳۵۰
مساجد	۲۰۰
ائمہ وخطباء	۲۰۰
گشتی مبلغین	۱۰
مدارس عصریہ	۱۱
طلباء مدارسِ عصریہ	۲۳۵۰
اساتذہ مدارسِ عصریہ	۹۳
کلیات عربی	۱
طلباء کلیات	۱۰۰
اساتذہ کلیات	۱۸
مکاتب ومساجد	۶۰
اساتذہ مکاتب ومساجد	۶۰
طلباء مکاتب ومساجد	۱۲۰
مکتبہ جات	۲
عملہ مکتبہ جات	۳
لائبریریاں	۱۰۰
اخبار ورسائل (اخبار مسلم)	۱
تعداد مطبوعات کتب	۲۵
مرکزی لائبریری	۱

آئندہ کے منصوبے

۱۔ طبیہ کالج کا قیام
۲۔ ایک اسلامی یونیورسٹی کا قیام
۳۔ ایک پرنٹنگ پریس
۴۔ یتیم خانہ
۵۔ مسافر خانہ وسرائے
۶۔ ایک علمی ادبی میگزین کا اجراء

ہم وہی اسلام چاہتے ہیں جس کا عملی نمونہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔
______ جمعیۃ اہل حدیث جموں و کشمیر

★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★★

ایک مرتبہ کسی شخص نے امام ابو حنیفہؒ سے معلوم کیا کہ آپ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرتے ہیں؟

امام ابو حنیفہؒ نے جواب دیا:

"ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی مخالفت کرے۔ اللہ تعالیٰ نے ان ہی کے ذریعہ تو ہمیں عزت بخشی ہے اور ان ہی کے باعث عذاب جہنم سے بچایا ہے۔"

(الانتقاء لابن عبد البر ص ۱۴۰، ۱۴۱)